آئی او ایس

خبرنامہ

جلد: ۱۲ شمارہ: ۲ اپریل تا جون ۲۰۱۳ء/ جمادی الاوّل تا رجب المرجّب ۱۴۳۴ھ قیمت: ۵ روپیے

’’آئی او ایس کا سب سے اہم کام ریسرچ ڈاٹا اور پبلی کیشنز ہے‘‘ - ڈاکٹر فخرالدین محمد

53 سالہ ڈاکٹر فخرالدین محمد حیدرآباد کی ایک معروف سماجی شخصیت ہیں۔ موصوف اپنے زمانہ طالب علمی سے ہی ملی اور سماجی کاموں میں دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ پیشہ سے ڈاکٹر فخرالدین حیدرآباد کی تنظیم مسلم ایجوکیشنل اینڈ کلچرل آرگنائزیشن (میسکو) کے جنرل سکریٹری ہیں۔ اس کے علاوہ ملک کے مختلف اداروں اور تنظیموں سے بھی آپ وابستہ ہیں۔ ان میں اسلامک ڈیولپمنٹ بینک (آئی ڈی بی) جدہ اور انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز (آئی او ایس) قابل ذکر ہیں۔ ڈاکٹر فخرالدین محمد نے مختلف اداروں میں اہم عہدوں پر رہتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں انجام دی ہیں۔ معروف تعلیمی ادارے برلا انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی سائنسز (پلانی) سے تقریباً 15 سال تک بطور گائیڈ وابستہ رہے۔ لندن میں واقع ڈاکٹرس ورلڈ وائیڈ کے ہندوستان میں قومی کوآرڈی نیٹر کے طور پر 10 سال خدمت انجام دیں۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کورٹ کے ممبر رہے اور قومی کمیشن فار مائناریٹی ایجوکیشنل انسٹی ٹیوشن کے اعزازی ڈائریکٹر کے طور پر اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کی ملی اور سماجی خدمات کا دائرہ بھی کافی وسیع ہے۔ آنکھوں کے کیمپ لگائے جس سے تقریباً 10 ہزار مریضوں نے استفادہ کیا اور حفظان صحت سے متعلق عوامی بیداری مہم چلائی۔ قدرتی آفات کے موقع پر آپ نے طبی خدمات متاثرین کو بہم پہونچائی ان میں لاتور (مہاراشٹر) بھج (گجرات) اور کرنول (آندھراپردیش) میں آئے سیلاب، 1993 میں ممبئی فساد وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ موصوف ایم بی بی ایس کے ساتھ ساتھ ایم ڈی، ڈی ایچ اے ہیں۔ اس کے علاوہ میڈیکل سے متعلق مخصوص کئی ڈگری اور ڈپلومہ رکھتے ہیں۔ ملت آج جس قسم کے امراض میں مبتلا ہے ڈاکٹر فخرالدین اس کی تفتیش کر کے اس کے علاج میں مصروف ہیں۔ میسکو کے پلیٹ فارم سے تعلیمی اداروں کا جال پھیلا ہوا ہے یہ تعلیمی ادارے آندھراپردیش تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ اتر پردیش اور ہریانہ میں بھی یہ اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ایسی ہی گوناگوں خوبیوں کی حامل شخصیت سے اس بار قارئین کو روبرو کرایا جارہا ہے۔ پیش ہے آئی او ایس خبرنامہ کے مدیر خورشید عالم سے ہوئی بات چیت کے اہم اقتباسات۔

سوال: آپ تعلیم کے میدان میں گرانقدر تجربہ کررھے ھیں، برائے کرم یہ بتائیے کہ آئی او ایس جیسے تھنک ٹینک سے آپ کب، کیوں اور کیسے جڑگئے اور ڈاکٹر محمد منظور عالم سے کیسے تعارف ھوا؟

جواب: 1996 میں حیدرآباد میں انڈین ایسوسی ایشن آف مسلم سوشل سائنٹسٹس (IAMSS) کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں ڈاکٹر محمد منظور عالم سے ملاقات ہوئی۔ ویسے 1985 میں جب پہلی بار علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے میڈیکل پوسٹ گریجویشن میں داخلے کے لیے گیا تو وہاں ڈاکٹر امان اللہ اور ڈاکٹر ذکی کرمانی و دیگر حضرات سے اس تحریک کے بارے میں تفصیلات معلوم ہوئی۔ اس کے بعد 90-1989 میں ممبئی کے ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنس میں ہاسپٹل مینجمنٹ کورس کررہا تھا، تب بھی آئی او ایس کے بارے میں تفصیلات معلوم ہوئی۔ اس کے علاوہ جدہ میں ڈاکٹر محمد منظور عالم کی کارکردگی خاص کر مختلف اسلامی تحریکوں اور اسلامک ڈویولپمنٹ بینک جدہ (آئی ڈی بی) نیز احمد توتنجی وغیرہ کو ہندوستانی مسلمانوں کی تعلیمی، سماجی صورتحال اور ان کی پسماندگی کے بارے میں تفصیلات دینا اور انھیں اس بات کے لیے تیار کرنا کہ ہندوستان جو کہ آئی ڈی بی کا ممبر ملک نہیں ہے لیکن وہاں آئی ڈی بی اسکالرشپ اور اسپیشل اسٹنٹ پروگرام شروع کیے جائیں۔ چنانچہ ڈاکٹر محمد منظور عالم اور ان کے ساتھیوں کی کوششوں سے آئی ڈی بی نے ہندوستان میں اسکالرشپ ڈویزن اور اسپیشل اسسٹنٹ کے کام شروع کیے جو قابل ستائش ہے۔ 84-1983 میں آئی ڈی بی نے ہندوستان میں اسکالرشپ ڈویزن شروع کیا۔ جس کے ذریعہ میڈیکل اور انجینئرنگ کے طلبہ کو ملک گیر سطح پر اسکالرشپ دی جانے لگی۔ اسپیشل اسسٹنٹ ڈویزن کے لیے آئی ڈی بی نے اپنا آفس حیدرآباد بنایا اور اس کا کنوینر ڈاکٹر محمد حیدر خاں کو بنایا جو کہ مسلم ایجوکیشنل سوشل اینڈ کلچرل آرگنائزیشن (میسکو) کے صدر بھی تھے۔ 1998 میں ڈاکٹر محمد منظور عالم نے آئی او ایس اور تعاون ٹرسٹ کے مشترکہ تعاون سے ایک انٹرنیشنل اسکول حیدآباد میں قائم کرنے کی تجویز رکھی تو اس کی ذمہ داری مجھے دی گئی۔ اسی طرح جب ملک کے قومی دارالحکومت کے قومی خطہ جو کہ این سی آر کے نام سے جانا جاتا ہے کے پلول علاقے میں ایک میڈیکل کالج کھولنے کا ارادہ کیا تو 2004 میں ڈاکٹر محمد منظور عالم نے اس کی بھی ذمہ داری مجھے سونپی۔ ہم نے وزارت فروغ وسائل انسانی کی ایجوکیشن کنسلٹنٹ آف انڈیا جو کہ اس وزارت کی ذیلی تنظیم ہے کو ایک مفصل پروجیکٹ رپورٹ بنا کر دی جس میں پیرامیڈیکل کورسیز کے علاوہ ایک مکمل یونیورسٹی کا خاکہ تجویز کیا ہے۔ اس خاکہ میں رنگ بھرنے اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے اس پر کام شروع ہوگیا ہے۔ اس کا نام ’’انٹرنیشنل آبجیکٹیو یونیورسٹی‘‘ ہے، جس کے تحت اسکول آف سوشل سائنسز، اسکول آف نرسنگ اینڈ فیزوتھراپی، اسکول آف اپلائیڈ اینڈ پیرامیڈیکل کورسیز، (بقیہ صفحہ 3 پر)

(دائیں) خورشید عالم ڈاکٹر فخرالدین محمد سے انٹرویو کرتے ہوئے

اداریہ

21ویں صدی میں ہندوستان کا مسلم دنیا میں رول

21ویں صدی کا تذکرہ جب بھی آتا ہے تو مسلم دنیا کا ذکر ضرور ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس بات پر تمام مبصرین کا اتفاق ہے کہ موجودہ صدی کی مستقبل میں جو شبیہ ابھر کر سامنے آئے گی اس میں مسلم دنیا کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا ملک ہو جہاں مسلم آبادی بالکل نہ ہو۔ مسلم دنیا کے ذکر کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا ہے کہ صرف مسلم ممالک کا ذکر کیا جائے بلکہ مسلم دنیا سے مراد دنیا کے تمام خطہ میں مسلم آبادی کی کم وبیش موجودگی ہے۔ مسلم دنیا دراصل مسلمانوں کی اسی موجودگی کا نام ہے۔

شاید یہی وجہ ہے کہ 1969 میں رباط میں پہلی بار جب آرگنائزیشن آف اسلامک کنٹریز (او آئی سی) کی عالمی کانفرنس ہوئی تو اس میں ہندوستان جیسے ملک سے جو یقیناً ایک مسلم ملک نہیں ہے سے وزرائے مملکت فخر الدین علی احمد اور محمد یونس سلیم شرکت کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ ان لوگوں نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ او آئی سی کا رکن ہندوستان کو بھی بنایا جائے گو کہ یہ خواہش ہنوز پوری نہیں ہوئی لیکن اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ ہندوستان دنیا کی تیسری سب سے بڑی مسلم آبادی والا ملک ہے اور اس تعلق سے اس کا نمبر انڈونیشیا اور پاکستان کے بعد آتا ہے۔

بات صرف مسلم آبادی کے لحاظ سے ہندوستان کی اہمیت کی نہیں ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ہندوستان اپنی تہذیب وتمدن، جغرافیائی اور اسٹراٹیجک لحاظ سے زمانہ قدیم سے مسلم دنیا سے تعلقات وروابط سے جو علمی اور تحقیقی کام ہوا ہے وہ بھی مثالی ہے اور یہی وجہ ہے کہ دنیا کی مختلف زبانوں بشمول عربی زبان میں ان کے ترجمے کئے گئے ہیں اور یہاں کے علمائے کرام اور محققین کی علمی وتحقیقی کام کو مسلم دنیا میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے یہاں کے علمی وتحقیقی اداروں کو بھی بڑی حیثیت حاصل ہے۔ انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز (آئی او ایس) کو بھی مسلم دنیا میں تھنک ٹینک کے طور پر خصوصی مقام حاصل ہے۔ ''اکیسویں صدی میں ہندوستان اور مسلم دنیا'' کے عنوان سے 15-16 فروری 2013 کو دہلی میں منعقد دوروزہ بین الاقوامی کانفرنس بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

ہندوستان اپنی گوناگوں خصوصیت اور اوصاف کے سبب مسلم دنیا کی توجہ کا مرکز ہے اور جب بھی 21ویں صدی کے مستقبل کی بات ہوتی ہے تو مسلم دنیا کا ذکر آتا ہے اور اس ضمن میں ہندوستان کا رول بڑا اہم ہوجاتا ہے۔ توقع ہے کہ اس صدی کو مثالی صدی بنانے میں ہندوستان مسلم دنیا سے ربط رکھتے ہوئے اپنا ممتاز رول ادا کرے گا۔

خورشید عالم

ارشاد ربّانی

جو شخص نیک کام کرے گا وہ اپنے نفع کے لیے، اور جو بُرا کام کرے گا اس کا وبال بھی اسی پر ہے، اور آپ کا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔

(سورۃ حم السجدۃ:46)

ترجمہ: مولانا محمد جوناگڑھی

چیف ایڈیٹر : ڈاکٹر محمد منظور عالم

ایڈیٹر : خورشید عالم

سرکولیشن منیجر : سید محمد ارشد کریم

کمپوزنگ و لے آؤٹ : نظیر الحسن

بدل اشتراک : 20 روپے سالانہ

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز

162/جوگا بائی مین روڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی-110025

فون نمبر: 26981187, 26989253 فیکس: 26981104

E-mail: manzoor@ndf.vsnl.net.in

Website: www.iosworld.org

(صفحہ 1 کا بقیہ)

اسکول آف لاء اینڈ مینجمنٹ، اسکول آف میڈیکل سائنسز اینڈ ڈینٹل کالج جس کے تحت 100 بستروں والا اسپتال بھی شامل ہے، انشاء اللہ جلد ہی قیام عمل میں آئے گا۔ ان تمام کورسیز کے لیے تعمیری کام کا آغاز ہو رہا ہے اور ان کورسیز کی شروعات 2014-15 کے تعلیمی سیشن سے امید ہے، شروع ہو جائے گا۔

سوال: آئی او ایس سے جڑنے کے بعد تعلیم کے شعبہ میں آپ جو کام کرنا چاہتے تھے کیا اس میں آپ کو کوئی فائدہ بھی پہونچا اور اس مشن کو آگے بڑھانے میں کیا سہولت ملی یا کچھ دشواریاں آئیں، پر روشنی ڈالنے کی زحمت کریں۔

جواب: آئی او ایس کا سب سے اہم کام ریسرچ ڈاٹا مواد اور پبلی کیشنز ہے جو کہ بہت ہی معیاری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب جسٹس راجندر سچر کی قیادت میں سچر کمیٹی کی تشکیل ہوئی تو آئی او ایس کے جو پہلے سے ریسرچ پبلی کیشن تھے اور ہندوستان کی مسلم کمیونٹی کے بارے میں مختلف پہلوؤں پر مبنی جو ڈاٹا (DATA) مہیا تھا وہ سچر کمیٹی کو اپنی رپورٹ تیار کرنے میں بہت معاون ثابت ہوا۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا اعتراف خود جسٹس سچر نے کرتے ہوئے کہا کہ 30 فیصد سے زیادہ کا ڈاٹا انھوں نے آئی او ایس کے ریسرچ اور پبلی کیشن سے حاصل کیا ہے۔ آئی او ایس کی کارکردگی بین الاقوامی معیار کی ہونے کے سبب ہی یہ یونائیٹڈ نیشن میں سوشل گروپ کے روسٹر میں منظور شدہ این جی او ہے۔

میں ایک ادارے سے وابستہ ہوں جو میسکو کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے بھی اغراض ومقاصد کچھ آئی او ایس کے مقاصد سے ملتے جلتے ہیں۔ میرے آئی او ایس کے ساتھ جڑنے سے میسکو کے کئی پروجیکٹ میں سہولت ملی ہے، فکری اور عملی طور پر۔ چنانچہ حال ہی میں 2012 میں جب آئی او ایس سلور جبلی تقریبات ہوئی تو میسکو نے اپنے اشتراک سے مولانا آزاد نیشنل اوپن یونیورسٹی میں ''اسلامی آرٹ اور کلچر'' پر ایک سہ روزہ کانفرنس کا انعقاد کیا اور انشاء اللہ 13-15 دسمبر کو بابائے طب الزہراوی پر ہونے والی بین

الاقوامی کانفرنس میسکو آئی او ایس کے ساتھ میسکو مل کر پروگرام آرگنائز کر رہا ہے۔ کوئی بھی ادارہ جو اپنے مقاصد کو حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کرتا ہے اس کے لیے پوری کمیٹی اور اس کے ممبران اس ذمہ داری کو لیتے ہیں لیکن ان میں چند ہی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنا سب کچھ لگا دیتے ہیں۔ ان چند لوگوں کی قربانی اور ان کا عزم وارادہ ہی ان اداروں کو اپنے مقاصد کے پورا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ایسے اداروں کے ذمہ داروں کو چاہیے کہ وہ سیکنڈ لائن آف چارج پر پوری توجہ دیں آئی او ایس فوری طور پر اس تعلق سے کچھ لوگوں کو شناخت کرے اور ان کی تربیت کرے تاکہ تقریباً 30 سالہ محنت جس نے کمیونٹی کو بہت نمایاں طور پر فیض پہونچایا ہے، وہ جاری رہے۔

سوال: مسلمانوں میں عام طور پر یہ تاثر پایا جاتا ھے کہ آئی او ایس جسے تھنک ٹینک کہا جاتا ھے وہ چاھے علمی وتحقیق کام کررھا ھے اس سے ملت اسلامیہ ھند کو بالخصوص اور عالم اسلام کو عمومی طور پر زمینی سطح پر انکی صورتحال کو بدلنے میں بھی کیا کوئی کام ھو رھا ھے، اس میں اس کا کوئی رول ھے؟

جواب: آئی او ایس جو کہ ایک تھنک ٹینک ہے اس نے مختلف قسم کی میٹنگیں، سمینار، ڈائیلاگ اور ورکشاپ کیے ہیں اور یہ سلسلہ لگاتار جاری ہے۔ اس سے عوام کو نہ صرف حالات حاضرہ کی تفصیلات کے بارے میں مکمل طور پر بنیادی معلومات فراہمی کی جاتی ہے بلکہ ان تمام کوششوں کے ذریعہ ایک سمت کو ڈائریکشن ملتا ہے جسے عوام اور عوام میں جو ذمہ داران ہیں اور فلاح وبہبود کے انفرادی واجتماعی کاموں سے جڑے ہوئے ہیں کو تقویت ملتی ہے۔ اس لیے یہ ادارہ صرف ہندوستان کے لیے ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے لیے یہ اتنا ہی مفید اور بامقصد ہے۔ کیونکہ آج ہم ایک گلوبل ولیج کے ماحول میں رہتے ہیں۔ اس سے ہمیں نہ صرف حوصلہ ملتا ہے بلکہ بین الاقوامی سطح کی پالیسی کو بھی ہم متاثر کرتے ہیں۔ اس کا اہم رول مقامی حالات اور بین الاقوامی پالیسی کے بارے میں بیداری اور واقف (Educate) کرانا ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر زمینی سطح کا کام نہیں ہوسکتا۔ بیداری لانا زمینی سطح کا کام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے آبجیکٹیو یونیورسٹی بنانے کا فیصلہ کیا ہے جس سے عمومی فائدہ پہونچے گا۔ □□

''شیطان کو شیطان کہنے میں کوئی سنکوچ نہیں ہونا چاہئے'' - مرکزی وزیر ہریش چندر سنگھ راوت

آئی او ایس کی دوروزہ بین الاقوامی کانفرنس ''اکیسویں صدی میں ہندوستان اور مسلم دنیا''

مرکزی وزیر برائے آبی وسائل ہریش چندسنگھ راوت نے 15 فروری کو کانسٹی ٹیوشن کلب میں انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز (آئی او ایس) کے زیر اہتمام ''اکیسوی صدی میں ہندوستان اور مسلم دنیا'' کے موضوع پر منعقد دوروزہ بین الاقوامی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں اپنے خطبہ کے دوران اظہار خیال فرماتے ہوئے کہا کہ فرقہ واریت اور دہشت گردی کسی ایک مخصوص کمیونٹی میں نہیں بلکہ ہر جگہ پائی جاتی ہے۔ان کا کہنا تھا کہ ''شیطان کو شیطان کہنے میں ہمیں کوئی سنکوچ نہیں ہونا چاہئے'' کیونکہ آج کون شیطان ہے یہ کھل کر سامنے آچکا ہے۔انہوں نے کہا کہ مرکزی وزیر داخلہ نے ابھی حال میں سمجھوتہ ایکسپریس ، مکہ مسجد، مالے گاؤں و دیگر مقامات پر ہوئے بم بلاسٹوں میں جن فرقہ پرست و دہشت گرد عناصر کا انکشاف کیا ہے وہ جگ ظاہر ہے۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان مذکورہ مقامات کے واقعات میں مسلم نوجوانوں کو مبینہ طور پر وابستگی کے سبب انہیں جس طرح قید وبند سے گزرنا پڑ رہا ہے وہ صرف مسلم کمیونٹی کے لیے ہی تشویش کی بات نہیں ہے بلکہ پورے ملک خصوصا سیکولر قوتوں کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ انہیں جلد سے جلد رہا کرا کے ان کی باز آبادکاری کی جائے۔انہوں نے اس بات پر زور ڈال کر کہا کہ ایسے بے شمار مسلم نوجوان ہیں جن کا کیریئر تباہ ہو چکا ہے اور جن کی دنیا اجڑ چکی ہے۔انہوں نے اس بات پر زور ڈالا کہ ان نوجوانوں کو جو کہ بے قصور ہیں قید وبند کی حالت سے باہر لا کر ملک کی ترقی میں حصہ لینے کا موقع دیا جانا چاہیے۔ان کا کہنا تھا کہ آج ہندوستان میں مسلم کمیونٹی دیگر کمیونٹیوں کے مقابلے کافی پیچھے ہے۔تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ان کی حالت شیڈیولڈ کاسٹ اور شیڈیولڈ ٹرائب سے بھی بدتر ہے۔ اس تعلق سے انہوں نے سچر کمیٹی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان کی مجموعی صورتحال کو بہتر بنانے کی کوشش ہونی چاہئے اور اس سلسلہ میں صرف وزیر اعظم کے پندرہ نکاتی پروگرام سے کام نہیں چلے گا بلکہ حکومتی اور عوامی سطح پر سبھی کو مل جل کر اس کمیونٹی کے ایمپاورمنٹ کی کوشش کرنا ہوگا۔

مرکزی وزیر نے توقع کی کہ ہندو مسلم دنیا کے درمیان تعاون آگے بڑھے گا اور اس سے دونوں ملکوں کو فائدہ ہوگا۔

مرکزی وزیر برائے اقلیتی امور کے رحمان خاں نے کہا کہ آئی او ایس یقیناً قابل مبارکباد ہے کہ اس نے وقت کی اس اہم ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ہندوستان اور مسلم دنیا کے موضوع پر اس بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں دونوں خطوں کے ماہرین اور دانشوران کے علاوہ اہم ذمہ داران شرکت کر کے غور وخوض کر رہے ہیں توقع ہے کہ ہندوستان اور مسلم دنیا کو قریب تر لانے میں عملی راہیں سجھائیں گے۔انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ متعدد مذاہب و مکاتب فکر کا ملک ہے اور اس تعلق سے یہ انوکھا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہندوستان ایک ابھرتی ہوئی اقتصادی قوت ہے مگر اس تلخ حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا ہے کہ غربت، نابرابری، بدعنوانی ودیگر مسائل کا زبردست سامنا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اکیسویں صدی میں ایک اقتصادی قوت کے طور پر ہندوستان کو دہشت گردی، غربت و دیگر سماجی برائیوں سے نمٹنا ہے۔مرکزی وزیر نے کہا کہ سعودی عرب ہی نہیں بلکہ پوری مسلم دنیا کو ساتھ لے کر ہندوستان کو چلنا ہے اور مختلف میدانوں میں معاہدے کر کے روابط وتعلقات کو مزید مستحکم کرنا ہے۔ان کے خیال میں ہندوستان اور سعودی عرب کو بحالی امن کو ڈائیلاگ کے ذریعہ قائم کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔انہوں نے کہا کہ کسی ملک کا انحصار اس کی مضبوط ومستحکم معیشت پر ہوتا ہے۔ ہندوستان ایک ابھرتی ہوئی اقتصادی قوت ہے۔لہٰذا اس کے پاس بھی بہت سی ایسی چیزیں ہیں جسے وہ مسلم دنیا کو دے سکے اور مسلم دنیا کے پاس بھی ایسی بہت سی چیزیں ہیں جو وہ ہندوستان کو فراہم کر سکے۔

(دائیں سے) پروفیسر آفتاب کمال پاشا، مولانا سعید الرحمٰن اعظمی، ڈاکٹر محمد منظور عالم، کے رحمٰن خاں، ہریش چندر سنگھ راوت، عبدالرحمٰن غمّام الغمّام اور پروفیسر ظہور محمد خاں

کے رحمان خاں نے مسلم دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے بڑے ہی عاجزانہ انداز میں کہا کہ وہ اپنے آپ کو کسی کے ذریعہ استعمال ہونے سے بچائیں اور امن کے قیام میں اہم وکلیدی رول ادا کریں۔سعودی عرب کی وزارت برائے اسلامی امور میں زیریں سکریٹری عبدالرحمٰن غمام الغمام نے کہا کہ سعودی عرب اور ہندوستان کے درمیان جو روابط وتعلقات موجود ہیں ان کی تاریخی حیثیت ہے لہٰذا اسے لے کر چلنا ہی نہیں ہے بلکہ اس کے بل پر اکیسویں صدی میں عالمی امن کی بحالی میں اہم رول ادا کرنا ہے۔انہوں نے اس بات پر زور ڈالا کہ ان دونوں ملکوں کو عالمی امن کی بحالی کے لیے ڈائیلاگ شروع کرنا چاہئے۔

ماہر گلف اسٹڈیز اور جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی کے استاد پروفیسر آفتاب کمال پاشا نے تفصیل سے ہندوستان

اور مسلم دنیا کے درمیان روابط کی بنیاد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ سیاحت ہو یا تجارت اور علم و دانش ہو یا دیگر شعبے ان دونوں خطوں نے ایک دوسرے کو ہمیشہ مستفیض کیا ہے انہوں نے کہا ہندوستانی اسکالرس نے ماضی میں بغداد اور دیگر مقامات پر جا کر علمی و تحقیقی کام کیا ہے اور اسی طرح ماضی اور حال دونوں میں مسلم دنیا کے بھی طلبا و محققین نے ہندوستان سے استفادہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ بات صحیح ہے کہ اس ملک اور مسلم دنیا کے درمیان تعلقات نوآبادیاتی دور میں کمزور ہو گئے تھے مگر اب ضرورت اس بات کی ہے اسے پھر مضبوط سے مضبوط تر بنایا جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان شروع سے فلسطین کے کاز کی تائید وحمایت کرتا آرہا ہے اور آج ۱۳۰ ممالک ایسے ہیں جو اس کاز کے حامی ہیں۔ انہوں نے اولین وزیراعظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنے دور میں تمام مسلم ممالک میں قومی لبیریشن تحریکات کی حمایت کی۔ لہٰذا آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کی روایتی ناوابستہ تحریک کی خارجہ پالیسی کو آگے بڑھایا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ آج مسلم دنیا میں آٹھ ملین ہندوستان کام کرتے ہیں۔ لہٰذا ہندوستانی تناظر میں مسلم دنیا کی غیر معمولی اہمیت ہے۔

معروف اسلامی دانشور، عربی جریدہ البعث الاسلامی کے مدیر اعلیٰ اور انٹیگرل یونیورسٹی لکھنؤ کے چانسلر ڈاکٹر سعید اعظمی ندوی نے کہا کہ دینی تعلیم ہو یا دنیوی تعلیم دونوں میں ہندوستان اور مسلم دنیا کے درمیان گہرے تعاون کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ عربی زبان میں بھی ہندوستانی دانشوروں نے زبردست خدمات انجام دی ہیں جو کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ دونوں ممالک علمی طور ہی پر نہیں بلکہ تجارتی و اقتصادی طور پر بھی قریب سے قریب تر ہو کر اکیسوی صدی میں تکثیری عالمی قوت کے طور پر اہم و غیر معمولی رول ادا کر سکتے ہیں۔

آئی او ایس چیئرمین ڈاکٹر محمد منظور عالم نے اپنے صدارتی خطبہ میں کہا کہ ہندوستان اور مسلم دنیا کا ایک دوسرے سے مزید قریب آنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ دونوں خطے پہلے سے ہی تاریخی طور پر ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور اکیسویں صدی میں ان کے مزید قریب آنے کی سخت ضرورت ہے کیونکہ اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا ہے کہ ہندوستان اکیسویں صدی کی ایک ابھرتی ہوئی اقتصادی قوت ہے اور مسلم دنیا کے بیشتر ممالک اس کے چاروں طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ لہٰذا آئندہ کے تکثیری عالمی قوت کے یہی خطے بڑے حصے ہوں گے۔ انہوں کہا کہ اسی حقیقت کے پیش نظر ان دونوں خطوں کا آپس میں مختلف شعبوں میں معاہدہ کرتے ہوئے آگے بڑھنا لازمی محسوس ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں تیاری کی ضرورت ہے اور یہ بین الاقوامی کانفرنس اسی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔ انہوں نے توقع کی کہ اس کانفرنس میں موجود آدھے درجن سے زائد مسلم ممالک کے تقریباً ایک درجن ذمہ داران اور نمائندے اس ملک کی اہم شخصیات و ماہرین کے ساتھ مل کر ہندوستان اور مسلم دنیا کے درمیان مشترکہ نکات کو تلاش کریں گے اور اسے آگے بڑھائیں گے۔

قبل ازیں آئی او ایس سکریٹری جنرل ڈاکٹر ظہور محمد خاں نے آئی او ایس اور موضوع کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ آئی او ایس ایک ایسا تھنک ٹھینک ہے جس نے ایک سال قبل اپنی سلور جبلی تقریبات منائی اور اس موقع پر چودہ بین الاقوامی پروگراموں میں ایک سو بارہ نکات پر مشتمل مختلف طرح کی قرار داد پاس کی اور آج یہ جو دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس ہو رہی ہے اسی سلور جبلی پروگرام کے بعد کی اگلی کڑی ہے۔ افتتاحی اجلاس کی نظامت بنگلور کے معروف انجینئر اور ماہر تعلیم آغا سلطان نے کی۔

آئی او ایس سکریٹری جنرل ڈاکٹر ظہور محمد خاں کی صدارت میں منعقد اس دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے قطر سے آئے سینٹر آف اسلامک لیجیسلیشن اینڈ ایتھکس کے ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر جاسر اوادا نے کہا کہ ہندوستان ایک ایسا قدیم ملک ہے جس سے مسلم دنیا کا ہمیشہ گہرا تعلق رہا ہے۔ یہ تعلق تاریخی بھی ہے اور ابھی بھی قائم ہے مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ مختلف شعبوں میں اسے مزید مضبوط و مستحکم کیا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ تبھی ممکن ہے جب حکومتی اور عوامی دونوں سطحوں پر اس تعلق سے روابط پوری طرح قائم ہوں۔

(دائیں سے) ڈاکٹر محمد عمران، پروفیسر ایس آر منڈل، ڈاکٹر فخر الدین محمد، پروفیسر علاء الدین، عبدالرحمٰن غنام الغنام، پروفیسر منظور احمد اور پروفیسر بشیر احمد خاں

ملیشیا سے آئے آئیڈیالاگ و دانشور داتک سری محمد اقبال نے کہا کہ ہندوستان سے ملیشیا کے بھی تعلقات بڑے جذباتی رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ معاشرتی ہم آہنگی کے علاوہ اقتصادی و تعلیمی تعاون بھی ایک دوسرے سے قائم ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ملیشیا کی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی میں ہندوستان کے متعدد دانشوران خدمات انجام دے رہے ہیں لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کو مزید مضبوط کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان اور مسلم دنیا کے درمیان اسلامی شریعت، اسلامی بینکنگ اور حلال فوڈ کومن فیکٹرس کے طور پر ایک دوسرے سے تعاون کا بہترین ذریعہ بن سکتے ہیں۔

سعودی عرب کی وزارت اسلامی امور میں خارجہ امور کے ڈائریکٹر عبدالمجید محمد الیس العمری نے کہا کہ یہ موضوع اتنا اہم ہے کہ سعودی عرب کے مختلف ذمہ داران نے اس کانفرنس میں شرکت کی۔ انہوں نے توقع کی کہ اس کانفرنس سے یہ دونوں ممالک عملی طور پر مزید قریب ہوں گے اور دونوں کے درمیان تعاون اور زیادہ بڑھے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایک ایسے وقت جب سعودی عرب میں تعلیمی، اقتصادی و معاشرتی بہتری ہوئی ہے، امید ہے کہ یہ ہندوستان کے ساتھ مل کر

ڈائیلاگ کے ذریعہ عالمی امن قائم کرے گا۔

دہلی اردو اکادمی کے وائس چیئر مین پروفیسر اختر الواسع نے کہا کہ یہ کریڈٹ آئی او ایس جیسے تھنک ٹینک کو جاتا ہے کہ اس نے اکیسویں صدی میں ہندوستان اور مسلم دنیا کی اہم وغیر معمولی حیثیت کو پہلے سے محسوس کرتے ہوئے یہ اہم کانفرنس منعقد کی اور عوامی وحکومتی دونوں سطحوں پر خصوصی بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی۔انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ رواں صدی میں یہ دونوں خطے عالمی قوتوں کا اہم حصہ ہوں گے۔

مشہور مؤرخ اور جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سابق پروفیسر رفاقت علی خاں نے کہا کہ جہاں تک تاریخی تناظر کا سوال ہے، ہندوستان کے مسلم دنیا کے روابط بحر عرب کے ذریعہ حضورؐ کی بعثت کے قبل سے رہے ہیں اور اس کے بعد بھی یہ کافی بڑھے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ان روابط میں سیاحوں، تاجروں اور مبلغوں نے اہم رول ادا کیا ہے۔انہوں نے اس بات پر بھی زور ڈالا کہ آج اس کانفرنس کے ذریعہ بھی اس سلسلہ میں جو تاریخ بن رہی ہے وہ بھی ان روابط کو مزید مستحکم کرے گی۔

قابل ذکر ہے کہ مختلف پانچ بزنس اجلاسوں میں اندرون وبیرون کے متعدد ماہرین ودانشوروں نے اظہار خیال کیا۔جن پانچ موضوعات پر اظہار خیال کئے گئے وہ ''ہندوستان میں اسلام: تاریخی تناظر اور کلچرل ہیریٹیج''، ''اقتصادی و مالیاتی تعلقات اور اسلامی بینکنگ ومالیات: گلوبل رجحانات وہندوستان''، ''تعلیمی تعاون کے امکانات''، ''خارجہ پالیسی اور ڈپلومیٹک ایشوز'' اور ''ہندوستان اور سعودی عرب: ڈائیلاگ کے ذریعہ عالمی امن'' تھے۔

آخر میں 12 نکاتی قرارداد بھی پاس کی گئی جس میں اتفاق رائے سے حکومت ہند سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مسلمانوں کی مناسب اور معقول ترقی وسلامتی کے لیے بہتر حالات کو پیدا کرنے کے تعلق سے ضروری اقدامات کرے۔ نیز سچر کمیٹی کے سفارشات کو ہر حال میں پورے طور پر نافذ کرے کیونکہ مسلمان قوم اور تہذیب کے اعتبار سے ہندوستان کا اٹوٹ حصہ ہیں۔اس قرارداد میں تمام قسم کی فرقہ واریت کی مذمت کی گئی۔ اس میں یہ بھی کہا گیا کہ ہندوستان کے مسلم دنیا سے پُرمعنی تعاون روابط کو قائم کرنے کے لیے راہوں اور ذرائع کو تلاش کرنے کے لیے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔مرکزی وزیر برائے آبی وسائل کے اس مشورہ کی روشنی میں کہ ہندوستان اور مسلم ممالک کے درمیان آبی ذرائع کے میدانوں میں تعاون کے لیے کام کیا جائے، یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہر ممکن سطحوں پر اس امکان کو تلاش کر کے خصوصی لائحہ عمل بنایا جائے۔علاوہ ازیں یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ کلچر اور کھیل وکود کے سیکٹروں میں ہندوستان اور مسلم ممالک کے درمیان مزید تعاون کی شکل پیدا کی جائے اور اسی کے ساتھ ساتھ پورے خطے میں حکومتوں اور این جی اوز کے ذریعہ ڈائیلاگ کے عمل کو طریقہ کار کے طور پر اختیار کیا جائے۔قرارداد میں اس بات پر بھی زور ڈالا گیا کہ ہندوستان اور مسلم دنیا کی موجودہ ضرورتوں اور صلاحیتوں کے مدنظر تعلیم وتحقیق کے شعبہ میں تعاون کیا جائے۔قرارداد میں یہ بھی کہا گیا کہ چونکہ مذہبوں اور تہذیبوں میں تصادم کے خاتمہ کے لیے ڈائیلاگ عالمی امن کے قیام اور اس کے مسلسل رہنے کے تعلق سے واحد ذریعہ ہے، یہ بین الاقوامی کانفرنس خادم الحرمین شریفین اور سعودی عرب کے شاہ عبد اللہ بن عبدالعزیز کے ذریعہ ویانا میں سینٹر فار ڈائیلاگ کے تاریخ ساز قیام سمیت اس سمت میں تمام کوششوں کو سراہتی ہے۔ نیز اس بات پر بھی زور ڈالا گیا کہ تمام مسلم ممالک متعلق شعبوں میں ایک دوسرے کی مدد کریں۔

دو روزہ کانفرنس میں افتتاحی واختتامی اجلاس کے علاوہ پانچ بزنس سیشن ہوئے جس میں اندرون وبیرون ملک کے اہم ذمہ داران، حکام، ماہرین اور دانشوران نے شرکت کی۔اہم شرکاء میں بین الاقوامی شہرت یافتہ یوگانڈائی آئیڈیالاگ ڈاکٹر عمر حسن کسولے، سعودی عرب کی وزارت برائے اسلامی امور کے ایک اور زیریں سکریٹری عبد المجید محمد الیس العمری، وامی ریاض کے نمائندہ محمد بن عبد الرحمٰن النافیہ، اسلامک ڈیولپمنٹ جدہ کے نمائندہ انجینئر فاضل محمد السام محمد نور اور انجینئر حصام بہجت، شاہ عبد العزیز ماہر اقتصادیات ڈاکٹر عبداللہ کیوٹر کستانی، کویت سینٹر فار اسٹراٹیجک اسٹڈیز کے صدر ڈاکٹر سمیع الفراج، قطر کے سینٹر آف اسلامک لیجسلیشن اینڈ ایتھیکس ڈاکٹر جاسر اودا، ملیشیا کے دانشور داتک سری محمد اقبال، انڈونیشیا کے سابق ڈپلومیٹ ڈاکٹر ظہیر خاں، شری لنکا میں مسلم انسٹی ٹیوٹ فار سوشل ڈیولپمنٹ کے سکریٹری اے جے ایم زنیر اور مساچوسیٹس (امریکہ) میں کنکورڈ کیپٹل پارٹنرس کے بانی روڈی یا کسک کے علاوہ آل انڈیا مسلم بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا سید نظام الدین، منگلور گووا یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر بی شیخ علی، معروف عالم دین مولانا شاہ قادری مصطفیٰ رفاہی جیلانی، اسلامی فقہ اکیڈمی کے سکریٹری جنرل مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، چنئی کے دانشور میجر زاہد علی اور معروف آریہ سماجی لیڈر سوامی اگنی ویش قابل ذکر ہیں۔

(دائیں سے) داتک سری محمد اقبال، عبدالمجید محمد الیس العمری، ڈاکٹر جاسر اودا، پروفیسر زیڈ ایم خاں، عبدالرحمٰن غنام الغنام، پروفیسر اختر الواسع اور محمد بن عبدالرحمٰن النافیہ

مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی کو پانچواں آئی او ایس لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ

(بائیں سے) مولانا سید نظام الدین مولانا ڈاکٹر سعید الرحمٰن اعظمی ندوی کو آئی او ایس لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ پیش کرتے ہوئے ساتھ میں جسٹس اے ایم احمدی اور ڈاکٹر محمد منظور عالم

کانسٹی ٹیوشن کلب میں انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز (آئی او ایس) کے ذریعہ ''اکیسویں صدی میں ہندوستان اور مسلم دنیا'' کے موضوع پر ہورہی دوروزہ بین الاقوامی کانفرنس کے پہلے روز بعد نماز مغرب سابق سپریم کورٹ چیف جسٹس اے ایم احمدی کے زیر صدارت ایک خصوصی اجلاس میں پانچواں آئی او ایس لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ بین الاقوامی شہرت یافتہ عالم دین ،ادیب اور انٹیگرل یونیورسٹی لکھنؤ کے چانسلر مولانا ڈاکٹر سعید الاعظمی الندوی کو پیش کیا گیا۔ ایک لاکھ روپے کا چیک سکریٹری جنزل اسلامک فقہ اکیڈمی مولانا خالد سیف اللہ رحمانی ، مومنٹو جنزل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ مولانا سید نظام الدین اور سپاس نامہ آئی او ایس پروجیکٹ کورآرڈینیٹر شعبۂ مصطلحات مولانا خالد حسین ندوی کے ہاتھوں دیا گیا۔ اسی موقع پر مولانا سعید الاعظمی الندوی پر مبنی دستاویزی فلم کا اجراء بدست جسٹس اے ایم احمدی کیا گیا۔

اپنے تعارفی کلمات میں سابق ڈین عرب اسٹڈیز، انگلش اینڈ فارن لینگویجز یونیورسٹی، حیدرآباد پروفیسر محسن عثمانی ندوی نے کہا کہ اپنی علمی، تحقیقی، ادبی ودینی اور تعلیمی خدمات کے سبب مولانا سعید محتاج تعارف نہیں ہیں۔ ان کی خدمات کا اعتراف دراصل ہندوستانیوں کی عربی زبان میں ودیگر خدمات کا اعتراف ہے۔ مولانا نظام الدین نے کہا کہ آئی اویس کو یہ کریڈٹ جاتا ہے کہ یہ دینی وہم عصری علوم کی خدمات کے اعتراف میں مختلف شخصیتوں کی پذیرائی ایوارڈ کے ذریعہ کرتا ہے۔ آئی او ایس چیئرمین ڈاکٹر محمد منظور عالم نے کہا کہ مولانا موصوف نے جو دینی وتعلیمی خدمات انجام دی ہیں، وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اور آئی اوایس نے دراصل اسی کا اعتراف واحترام کیا ہے۔

جسٹس اے ایم احمدی نے مولانا سعید اعظمی ندوی کو دینی وہم عصری دونوں علوم کا ماہر بتاتے ہوئے کہا کہ یہ ان کی شخصیت کا حسین امتزاج ہے کہ وہ ایک جانب دینی علم کو دینی درسگاہ کے ذریعہ پھیلاتے رہے ہیں تو دوسری جانب ہم عصر و جدید تعلیم کے مرکز انٹیگرل یونیورسٹی کی سرپرستی فرمارہے ہیں۔

مولانا سعید اعظمی ندوی نے آئی او ایس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آئی اوایس کا میں یقیناً مشکور ہوں کہ اس نے میری خدمات کی جانب توجہ دی۔ انہوں نے کہا کہ آئی او ایس جیسا تھنک ٹینک ملت ہی نہیں پورے ملک کا ایک ایسا قیمتی اثاثہ ہے جس کی جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔ پروگرام کا آغاز حافظ وقاری نظیر الحسن کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا، نظامت سپریم کورٹ ایڈووکیٹ مشتاق احمد علیگ نے انجام دی۔ اس موقع پر وقفہ کے دوران طنز ومزاح کے مشہور شاعر اسرار جامعی نے سامعین کو اپنے کلام سے نوازا۔

قابل ذکر ہے کہ مولانا سعید کی پیدائش 14 مئی 1935 کو مئو کے ایک علمی ودینی خانوادہ میں ہوئی تھی۔ ان کے والد مولانا ایوب اعظمی اپنے عہد کے جلیل القدر علماء اور مقبول ومعروف اساتذہ حدیث میں سے تھے۔ مئو میں ابتدائی تعلیم کے بعد ندوۃ العلماء لکھنؤ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ مولانا علی میاں کے زیرتربیت تخصیص ادب وتکمیل ادب کے مدارج طے کئے بعدازاں عالم عرب کی مشہور تعلیم گاہ بغداد یونیورسٹی کا رخ کیا اور باوقار فیکلٹی کلیۃ التدریب سے منسلک رہے جہاں علامہ محمد تقی الدین الہلالی المراکشی سے فیض حاصل کیا۔ عربی رسالہ البعث الاسلامی سے تقریباً ساٹھ سال سے وابستہ ہیں اور دو درجن سے زائد اہم کتابیں تصنیف کی ہیں۔

عیاں رہے کہ اس سے قبل یہ ایوارڈ چار شخصیتوں جناب اے ایم احمدی سابق چیف جسٹس آف انڈیا (2007)، امارت شریعہ بہار واڑیسہ وجھارکھنڈ (2008)، اخلاق الرحمٰن قدوائی، سابق گورنر بہار ، مغربی بنگال وہریانہ (2010) اور بی شیخ علی، سابق وائس چانسلر گوا اینڈ منگلور یونیورسٹی (2011) کو تفویض کیا گیا ہے۔ ❑❑

آئی او ایس کا سفر منزل بہ منزل

آئی او ایس کے بیس سال پورے ہونے پر منعقدہ دو روزہ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتی ہوئیں وزیر اعلیٰ دہلی محترمہ شیلا دکشت، (مائک پر) (اسٹیج پر دائیں سے) جسٹس راجندر سچر، ڈاکٹر محمد منظور عالم، ایم اے اے فاطمی، جسٹس اے ایم احمدی، ڈاکٹر شکیل احمد، چتورانن مشرا، سی ایم ابراہیم، پروفیسر زیڈ ایم خاں اور ڈاکٹر اوصاف احمد۔

کے رحمٰن خاں، سلمان خورشید کو مومنٹو پیش کرتے ہوئے، درمیان میں ڈاکٹر محمد منظور عالم۔

ڈاکٹر محمد منظور عالم وزیر اعلیٰ ہریانہ بھوپیندر سنگھ ہڈا کو آئی او ایس مومنٹو پیش کرتے ہوئے۔

PRINTED MATTER

FROM
IOS KHABARNAMA
162, JOGABAI MAIN ROAD
JAMIA NAGAR
NEW DELHI-110025

Published from Institute of Objective Studies, 162 Jogabai Main Road, Jamia Nagar, New Delh- 110025
printed at Bharat Offset, 2035, Qasimjan Street, Delhi - 110006